جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

عذاب قبر

(۱)

—— ۱ ——

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

يُحَدِّثُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ[۱] دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ، وَهِيَ تَقُولُ لِي: أَشَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ؟ فَارْتَاعَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: «إِنَّمَا تُفْتَنُ الْيَهُودُ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ؟»، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، اُس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی تھی اور مجھ سے کہہ رہی تھی: کیا

تم جانتی ہو کہ تمھیں قبروں میں[1] عذاب دیا جائے گا؟[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ گھبرا گئے اور فرمایا: عذاب اِنھی یہودیوں کو ہو گا[3]۔ سیدہ نے بتایا کہ پھر زیادہ دن نہیں گزرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تمھیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا[4]؟ سیدہ کہتی ہیں: اِس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے (ہمیشہ) قبر کے عذاب سے (اللہ کی) پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

۱۔ یہاں اور اِس سے آگے 'قبر' کا لفظ جہاں بھی آیا ہے، اُس سے مراد اِسی زمین میں وہ جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اُن نفوس کو رکھنے کا اہتمام کیا ہے، جنھیں ملائکہ موت کے وقت انسان کے اِس مادی جسم سے الگ کر کے اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں۔ اِس کا علم اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہیں دیا، لہٰذا روایتوں میں وہی لفظ اختیار کر لیا گیا ہے جس سے اُس زمانے کے لوگ واقف تھے، اِس لیے کہ وہ اپنے مُردوں کو بالعموم قبروں ہی میں دفن کرتے تھے۔

۲۔ اصل میں لفظ 'تُفْتَنُوْنَ' آیا ہے۔ عرب جاہلیت کی زبان میں یہ لفظ جس طرح آزمانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اُسی طرح عذاب دینے کے معنی میں بھی آجاتا ہے۔ قرآن مجید میں اِس کی مثال سورۂ بروج (۸۵) کی آیت ۱۰ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ آیت کے الفاظ 'اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ' کے تحت زمخشری نے لکھا ہے: 'ومعنى فتنوهم: عذبوهم بالنار وأحرقوهم' (الکشاف ۴/ ۷۳۲)۔

یہودی عورت کی پوری بات غالباً یہ تھی: اللہ تمھیں قبر کے عذاب سے بچائے۔ کیا تم جانتی ہو کہ تمھیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ آگے کی روایتوں سے واضح ہے کہ بعض راویوں نے پہلا اور بعض نے صرف دوسرا جملہ روایت کیا ہے۔ تاہم دونوں کو ملا کر دیکھا جائے تو اِن میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری بات یہاں نقل نہیں ہوئی، بلکہ صرف وہ جملہ نقل ہو گیا ہے جو غلط فہمی کا باعث بن سکتا ہے۔ اِس طرح کے تصرفات روایتوں میں بالعموم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آگے کی روایتوں کو ملا کر دیکھیے تو آپ نے غالباً فرمایا تھا: ''میں اِس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہود کہتے ہیں تو یہ عذاب پھر اُنھی کو ہو گا۔ اُنھوں نے جھوٹی بات کہی ہے، بلکہ وہ تو اللہ پر اِس سے بڑھ کر جھوٹ باندھتے رہے ہیں۔ قیامت سے پہلے کوئی عذاب نہیں ہو گا''۔

۴۔ اِس سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رائے اِس سے پہلے دی، وہ صحیح نہیں تھی۔ اِس

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ سورۂ مومن (۴۰) میں آل فرعون کے لیے قیامت سے پہلے جس ذہنی عذاب کا ذکر صراحت کے ساتھ ہوا ہے، اُسے غالباً آپ اُنھی کے ساتھ خاص سمجھتے تھے۔اِس پر تعجب نہیں ہونا چاہیے۔اِس طرح کی غلط فہمی جس طرح دوسرے اہل علم کو ہو سکتی ہے، اُسی طرح پیغمبر کو بھی ہو سکتی ہے۔تاہم اللہ تعالیٰ اُس کی لازماً تصحیح کر دیتے ہیں، جس طرح کہ اِس واقعے میں بھی کر دی گئی ہے۔چنانچہ معلوم ہوا کہ قرآن میں جو کچھ فرعونیوں کے لیے بیان ہوا ہے، وہی اُن سب لوگوں کے ساتھ بھی یقیناً ہو گا، جن کا معاملہ ایسا واضح ہو، جیسا کہ فرعونیوں کا تھا۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا حساب پوچھنے اور اُن کے خیر و شر کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نیکوکاروں میں سے خاص کر سابقین کے لیے بھی یہی قاعدہ ہے۔چنانچہ راہ حق کے شہیدوں کے بارے میں آل عمران (۳) کی آیت ۱۶۹ میں فرمایا ہے: 'اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ'' ''وہ اپنے پروردگار کے حضور میں زندہ ہیں، اُنھیں روزی مل رہی ہے۔''

اِن دو کے بعد پھر وہی لوگ رہ جاتے ہیں، جن کے لیے قرآن نے سورۂ توبہ (۹) کی آیت ۱۰۲ میں 'خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا' (اُنھوں نے ملے جلے عمل کیے تھے، کچھ بھلے اور کچھ برے) کی تعبیر اختیار کی ہے۔اِن سے متعلق انصاف کا تقاضا یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی عذاب و ثواب کے بغیر قبروں میں سوتے رہیں، یہاں تک کہ قیامت کے دن اُٹھائے جائیں اور حساب کتاب سے گزرنے کے بعد ہی اپنے انجام کو پہنچیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔اِس واقعے کا متن مسند احمد، رقم ۲۴۵۸۲ سے لیا گیا ہے۔اِس کی تنہا راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اور اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۲۶۰۰۸، ۲۶۱۰۵۔ صحیح مسلم، رقم ۵۸۴۔السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۶۴۔السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۲۰۲۔مسند شامیین، طبرانی، رقم ۳۰۸۸۔اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۰۱۔

— ۲ —

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ' سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: جَاءَتْنِي

يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنُعَذَّبُ فِي الْقُبُورِ؟[2] قَالَ: [«إِنِّي[3]] عَائِذٌ بِاللّٰهِ[4] [مِنْ ذٰلِكَ»،[5]] فَرَكِبَ [رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ[6]] مَرْكَبًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ، فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ النِّسْوَةِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ [سَرِيعًا،[7]] [فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ[8]] فَأَتَى مُصَلَّاهُ [الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ،[9]] [ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي،[10]] فَصَلَّى النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ أَيْسَرَ مِنْ سُجُودِهِ الْأَوَّلِ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، فَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ، [فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ،[11]] فَقَالَ [فِيمَا يَقُولُ[12]] «إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ»[13]، [ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،[14]] قَالَتْ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَعَنْهَا في لَفْظٍ،[15] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،[16] وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ».

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ہے کہ میرے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی اور مجھ سے کہنے لگی: اللہ تمھیں قبر کے عذاب سے بچائے۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، کیا ہمیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: میں اِس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں[1]۔ پھر ایک دن کیا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے، اِسی دوران میں سورج گرہن ہو گیا، میں بھی نکلی اور ابھی دوسری عورتوں کے ساتھ آپ کے حجروں کے درمیان ہی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اتر کر تیزی سے آئے، پھر حجروں کے سامنے سے گزر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلے کے پاس، جہاں آپ نماز پڑھاتے تھے، پہنچے۔ پھر نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ بھی آپ کے پیچھے نماز میں شامل ہو گئے۔ یہ نماز اِس طرح ہوئی کہ آپ دیر تک قیام میں کھڑے رہے، پھر رکوع کیا تو کافی دیر تک رکوع ہی کی حالت میں رہے، پھر رکوع سے اُٹھے تو ایک مرتبہ پھر اُسی طرح لمبا قیام کیا، پھر اُسی طرح لمبا رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور قومے میں بھی دیر تک کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور کافی دیر تک سجود ہی میں رہے، پھر دوسری رکعت کے لیے اُٹھے تو آپ کا قیام پہلی رکعت کی نسبت سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا تو یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلے میں ہلکا تھا، پھر اٹھے تو قومہ بھی اِسی طرح پہلی رکعت کی نسبت سے مختصر تھا، پھر دوبارہ رکوع میں چلے گئے اور یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے ہلکا تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو یہ سجود بھی پہلی رکعت کی طرح لمبا نہیں تھا۔ اِس طرح چار رکوع اور چار سجدے ہوئے[2] اور اِسی دوران میں سورج بھی روشن ہو گیا۔ اِس طرح نماز پڑھ کر جب آپ پلٹے تو منبر پر بیٹھ گئے اور خطبے میں جو کچھ ارشاد فرمایا، اُس میں یہ بات بھی تھی کہ تم لوگ قبروں میں اُسی طرح آزمائے جاؤ گے،[3] جس طرح دجال کے فتنے میں آزمائے جاؤ گے[4]۔ پھر آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ قبر کے عذاب سے (اللہ کی) پناہ مانگا کریں۔ سیدہ کہتی ہیں کہ اِس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے قبر کے عذاب سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔ سیدہ ہی سے بعض طریقوں میں یہ الفاظ بھی نقل ہوئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اور دجال کے فتنے سے بھی اور آپ کا ارشاد ہے کہ بلا شبہ تمھیں قبروں میں آزمایا جائے گا۔

۱۔ یہ جملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس جواب کا حصہ ہے، اُس کی وضاحت ہم پیچھے کر چکے ہیں۔

۲۔ اِس سے معلوم ہوا کہ نماز کے ارکان نوافل میں بار بار دہرائے بھی جا سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس موقع پر یہ غالباً اِس لیے کیا کہ نماز لمبی ہو اور دعا و انابت کے اِنھی لمحات میں سورج گرہن ختم ہو جائے۔

۳۔ یہ آزمایش یا تکلیف، ظاہر ہے کہ اُنھی کو ہو گی جو اِس کے مستحق ہوں گے اور جن کا معاملہ، جیسا کہ پیچھے بیان ہوا، فرعونیوں کی طرح ایسا واضح ہو گا کہ اُن کے لیے کسی حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہو گی۔ پھر یہ بات بھی قرآن سے معلوم ہوتی ہے کہ جو کچھ بھی ہو گا، بالکل اُسی طرح نیند کی سی حالت میں ہو گا، جس طرح ہم اپنے خوابوں میں بارہا غمی اور خوشی کی بعض حالتوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ یٰس (۳۶) آیت ۵۲ میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو یہی کہیں گے کہ 'يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا' (ہائے ہماری بدبختی، یہ ہم کو ہمارے سونے کی جگہ سے کس نے اُٹھا دیا ہے)؟

۴۔ دوسری روایتوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ اُس شخص کے فتنے کا ذکر ہے جو اپنے مسیح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے لوگوں کو فریب دے گا۔ اِسے 'المسيح الدجال' اِسی بنا پر کہا گیا ہے۔ یہ بالکل قرین قیاس ہے، اِس لیے کہ یہود بھی مسیح کا انتظار کر رہے ہیں اور مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا تصور مسیحی اقوام کے اندر بھی موجود رہا ہے۔ چنانچہ کسی شخص کا اِس طرح کے کسی دعوے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہونا کسی طرح بھی مستبعد نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۴۲۶۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی تنہا راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اور اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: موطا مالک، رقم ۲۰۰۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۴۹۲۴۔ مسند حمیدی، رقم ۱۷۹، ۱۸۰۔ سنن دارمی، رقم ۱۵۶۸۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۵۰، ۱۰۵۵۔ صحیح مسلم، رقم ۹۰۳۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۲۰۶۵، ۵۵۰۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۲۲۰۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۸۴۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۳۰۸، ۶۳۰۹۔ اثبات عذاب القبر،

بیہقی، رقم ۱۷۷۱، ۱۷۸۱۔

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۸۴۰ میں یہاں سیدہ کا یہ سوال اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے کہ 'إِنَّ النَّاسَ لَيُفْتَنُونَ فِي الْقَبْرِ؟'، ''کیا واقعی لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟''۔

۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۳۰۹۔

۴۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۴۹۲۴ میں یہاں آپ کے اِن الفاظ کے بجائے '« كَذَبَتْ يَهُودُ »' ''یہود نے جھوٹ بولا ہے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۵۔ مسند حمیدی، رقم ۱۷۹۔

۶۔ موطا مالک، رقم ۲۰۰۔

۷۔ مسند حمیدی، رقم ۱۷۹۔

۸۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۵۵۔

۹۔ صحیح مسلم، رقم ۹۰۳۔

۱۰۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۵۰۔

۱۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۴۷۵۔

۱۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۴۷۵۔

۱۳۔ صحیح مسلم، رقم ۹۰۳ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں کہ: '«إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ»'، ''بلاشبہ، تم لوگوں کو میں قبروں میں اُسی طرح آزمائے جاتے ہوئے دیکھ چکا ہوں، جس طرح دجال کے فتنے میں آزمایش ہو گی''۔ جب کہ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۴۷۵ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: '«إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ»'، ''بے شک، لوگوں کو اُن کی قبروں میں اُسی طرح آزمایا جائے گا، جس طرح دجال کے فتنے میں آزمایش ہو گی''۔

۱۴۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۵۰۔

۱۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۵۰۴۔

۱۶۔ آپ کا یہ اُسوہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص سے بھی روایت ہوا ہے، السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۶۷۳ میں وہ کہتی ہیں: 'سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'، ''نبی صلی اللہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

علیہ وسلم کو میں نے عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے‘‘۔اِس شاہد کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۴۵۱۔ مسند حمیدی، رقم ۳۳۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۹۱۴۶۔ مسند اسحاق، رقم ۲۲۱۶۔ مسند احمد، رقم ۲۷۰۵۶، ۲۷۰۵۸۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۷۶، ۶۳۶۴۔ البعث، ابن ابی داؤد، رقم ۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۰۰۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۴۲۔ مستدرک حاکم، رقم ۶۹۲۹۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۹۹۔ اِس کے بعض طرق، مثلاً مسند حمیدی، رقم ۳۳۸ میں یہاں ’يَسْتَعِيذُ‘ کے بجاے ’يَتَعَوَّذُ‘ کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں مترادف ہیں۔

—— ۳ ——

يُحَدِّثُ سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَخْدُمُهَا، فَلَا تَصْنَعُ عَائِشَةُ إِلَيْهَا شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، إِلَّا قَالَتْ لَهَا الْيَهُودِيَّةُ: وَقَاكِ اللّٰهُ عَذَابَ الْقَبْرِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لِلْقَبْرِ عَذَابٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «لَا، وَعَمَّ ذَاكَ؟» قَالَتْ: هَذِهِ الْيَهُودِيَّةُ لَا نَصْنَعُ إِلَيْهَا مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، إِلَّا قَالَتْ: وَقَاكِ اللّٰهُ عَذَابَ الْقَبْرِ، قَالَ: «كَذَبَتْ يَهُودُ، وَهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكْذَبُ، لَا عَذَابَ دُونَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَتْ: ثُمَّ مَكَثَ بَعْدَ ذَاكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ نِصْفَ النَّهَارِ مُشْتَمِلًا بِثَوْبِهِ، مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ، وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: «أَيُّهَا النَّاسُ، أَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، أَيُّهَا النَّاسُ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ بَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، أَيُّهَا النَّاسُ، اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَإِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ».

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سیدہ عائشہ سے سعید بن عمرو بھی یہی واقعہ اِس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت اُن کی خدمت کیا کرتی تھی۔ سیدہ جب اُس کے ساتھ کوئی بھلائی کرتیں تو وہ اُنھیں یہ دعا دیتی تھی کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ سیدہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِس کے بعد میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، قیامت کے دن سے پہلے کیا قبر کا عذاب بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟ سیدہ نے عرض کیا: اِس یہودی عورت کے ساتھ ہم جب بھی کوئی بھلائی کرتے ہیں تو یہ کہتی ہے کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ آپ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا ہے، یہی نہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ پر اِس سے بڑھ کر جھوٹ باندھتے رہے ہیں۔ قیامت سے پہلے کسی طرح کا کوئی عذاب نہیں ہے[1]۔ سیدہ کہتی ہیں: پھر جب تک اللہ کی مشیت تھی، آپ اِسی طرح رہے، یہاں تک کہ کچھ عرصے کے بعد ایک دن دوپہر کے وقت چادر لپیٹے ہوئے باہر نکلے، آپ کی آنکھیں اُس وقت سرخ ہو رہی تھیں اور آپ بلند آواز سے پکار کر فرما رہے تھے: لوگو، تم پر فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی طرح چھا گئے ہیں[2]۔ لوگو، جو میں جانتا ہوں، اگر تم جان لیتے تو بہت روتے اور کم ہی ہنستے۔ لوگو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، اِس لیے کہ قبر کا عذاب برحق ہے[3]۔

۱۔ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ راے صحیح نہیں تھی، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس کی تصحیح کر دی گئی۔

۲۔ یہ غالباً اُن فتنوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد دوچار ہوئے۔

۳۔ یہ اُسی خطبے کا حصہ ہے جو آپ نے سورج گرہن کے موقع پر نماز پڑھانے کے بعد دیا۔ راوی اصل موضوع سے متعلق بات بیان کر دیتے اور واقعے کی تفصیلات بارہا اِسی طریقے سے حذف کر دیتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن مسند احمد، رقم ۲۴۵۲۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی تنہا راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

اِس متن کا تنہا ماخذ بھی یہی ہے۔

— ۴ —

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا، قَالَتْ[1] دَخَلَتْ عَلَيْهَا [عَجُوزٌ[2]] يَهُودِيَّةٌ اسْتَوْهَبَتْهَا طِيبًا، فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِلْقَبْرِ عَذَابًا؟ قَالَ: «نَعَمْ، [وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ[3]] إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ».

سیدہ عائشہ ہی سے مسروق روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ اُن کے پاس ایک بوڑھی یہودی عورت آئی، جس نے اُن سے خوشبو مانگی۔ سیدہ نے اُسے دے دی تو اُس نے اُن کو دعا دی کہ اللہ تمھیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ سیدہ کہتی ہیں کہ اُس کی اِس بات سے میرے دل میں کچھ کھٹک پیدا ہوئی، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اِس واقعے کا ذکر کیا اور پوچھا: یارسول اللہ، کیا قبر میں بھی عذاب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں[1]، اُس ذات کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قبر والوں کو تو اُن کی قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے، جسے چوپایے بھی سنتے ہیں[2]۔

۱۔ واقعات کے بیان میں راوی حضرات کس طرح کے تصرفات کر دیتے ہیں، یہ روایت اُس کی نمایاں مثال ہے۔ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے انکار فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصحیح کے بعد وہ بات کہی جو آگے بیان ہوئی ہے، لیکن راوی نے اِس کو اِس طرح بیان کیا ہے کہ گویا سنتے ہی آپ نے یہودی عورت کی بات کی تصویب فرما دی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۔اِس پر تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ جانوروں کے حواس بعض معاملات میں ایسے ہی غیر معمولی ہوتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۴۱۷۸ سے لیا گیا ہے۔اِس کی تنہا راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اور اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۲۵، ۱۲۰۲۶۔ مسند اسحاق، رقم ۱۴۱۵، ۱۴۱۶۔ مسند احمد، رقم ۲۵۷۰۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۶۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۲۰۴۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۱۹۹۔

مسند احمد، رقم ۲۵۴۱۹ میں سیدہ عائشہ ہی سے مسروق کی ایک روایت اِس باب میں اِس طرح نقل ہوئی ہے: ’أَنَّ یَهُودِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ: [أَحَقٌّ عَذَابُ الْقَبْرِ؟*] فَقَالَ: «نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً بَعْدُ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ‘، ”سیدہ عائشہ کے ہاں ایک یہودی عورت آئی، اُس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اور سیدہ سے کہا: اللہ تمھیں قبر کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ سیدہ عائشہ نے یہ بات سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں پوچھا اور عرض کیا: کیا یہ بات سچ ہے کہ قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، قبر کا عذاب، بلاشبہ برحق ہے۔ سیدہ کہتی ہیں کہ اِس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نماز بھی پڑھتے، اُس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔“

مذکورہ بالا متن کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۵۱۴۔ مسند اسحاق، رقم ۱۴۷۶۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۷۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۳۰۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۲۳۲۔ حدیث السرّاج، رقم ۱۹۰۶۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۷۵۔

اِس باب میں سیدہ عائشہ ہی سے مسروق نے ایک واقعہ تفصیلات کے معمولی فرق کے ساتھ بیان کیا ہے جو صحیح مسلم، رقم ۵۸۶ میں اِس طرح نقل ہوا ہے: ’عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ

---

* مسند اسحاق، رقم ۱۴۷۶۔

عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، قَالَتْ: فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ، فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَقَالَ: «صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ»، قَالَتْ: فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. ”سیدہ عائشہ کا بیان ہے کہ مدینہ کے یہود کی بوڑھیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے گھر پر آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ سیدہ کہتی ہیں کہ میں نے اُن کو جھٹلا دیا اور اِسے پسند نہیں کیا کہ اُن کی تصدیق کروں۔ پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول، مدینہ کی یہودی بوڑھیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئی تھیں، اُن کا خیال تھا کہ قبر والوں کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ آپ نے سنا تو فرمایا: سچ کہتی ہیں، اہل قبور کو ایسا عذاب دیا جاتا ہے کہ اُسے تمام چوپایے سنتے ہیں۔ سیدہ کہتی ہیں کہ اِس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے“۔

اِس واقعے کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند اسحاق، رقم ۱۴۱۴۔ صحیح بخاری، رقم ۶۳۶۶۔ ۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۶۷۔ ۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۲۰۵۔

۲۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۱۹۹۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۲۵۷۰۶۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۵ —

عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا، قَالَتْ:[1] جَاءَتْ يَهُودِيَّةٌ، فَاسْتَطْعَمَتْ عَلَى بَابِي، فَقَالَتْ: أَطْعِمُونِي، أَعَاذَكُمُ اللهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَتْ: فَلَمْ أَزَلْ أَحْبِسُهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا تَقُولُ هٰذِهِ الْيَهُودِيَّةُ؟ قَالَ: «وَمَا تَقُولُ؟» قُلْتُ:

تَقُولُ: أَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا يَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا فِتْنَةُ الدَّجَّالِ: فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ، وَسَأُحَذِّرُكُمُوهُ تَحْذِيرًا لَمْ يُحَذِّرْهُ نَبِيٌّ أُمَّتَهُ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ. فَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ: فَبِي تُفْتَنُونَ، وَعَنِّي تُسْأَلُونَ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ، وَلَا مَشْعُوفٍ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: فِي الْإِسْلَامِ؟ فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَصَدَّقْنَاهُ، فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، وَيُقَالُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ، أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوفًا، فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا، فَقُلْتُ كَمَا قَالُوا، فَتُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بَعْضُهَا بَعْضًا، وَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، كُنْتَ عَلَى الشَّكِّ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُعَذَّبُ».

ذکوان سیدہ عائشہ ہی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے دروازے پر آئی اور کھانا مانگتے ہوئے کہنے لگی: اللہ تم لوگوں کو دجال سے اور عذاب قبر کی آزمایش سے اپنی پناہ میں رکھے، مجھے کھانے کو کچھ دیں۔ سیدہ کہتی ہیں کہ اُس کی یہ بات سننے کے بعد میں نے اُس عورت کو اپنے پاس روک لیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، یہ یہودی عورت کیا کہہ رہی ہے[1]؟ آپ نے پوچھا: کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے کہا: یہ کہہ رہی ہے کہ اللہ تمھیں دجال کی آزمایش[2] اور عذاب قبر کی آزمایش سے اپنی پناہ میں رکھے۔ سیدہ عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور اُنھیں پھیلا کر دجال کی آزمایش اور عذاب قبر کی آزمایش سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے، پھر فرمایا: فتنۂ دجال کا معاملہ تو یہ ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو اِس سے خبردار نہ کیا ہو، اور میں بھی اِس کے بارے میں تم لوگوں کو اِس درجے میں متنبہ کروں گا کہ کسی نبی نے اپنی امت کو نہ کیا ہو گا۔ یاد رکھو، وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو گا اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہو سکتا[3]۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ 'کافر' لکھا ہو گا، جسے ہر بندۂ مومن پڑھ لے گا[4]۔ رہی قبر کی آزمایش تو جان رکھو کہ (میرے مخاطبین کی حیثیت سے) تم لوگوں کی آزمایش مجھی سے ہو گی اور تم سے میرے ہی بارے میں پوچھا جائے گا[5]۔ چنانچہ مرنے والا نیک آدمی ہوا تو اُس کو قبر میں اِس طرح بٹھایا جائے گا کہ اُس پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ گھبراہٹ[6]۔ پھر پوچھا جائے گا: تم کس دین میں رہے[7]؟ وہ کہے گا: اسلام میں۔ پھر سوال کیا جائے گا: اِس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تمھارے درمیان موجود تھا[8]؟ وہ کہے گا: یہ اللہ کے رسول محمد ہیں جو اُس کی طرف سے نہایت واضح نشانیاں لے کر ہمارے پاس آئے تو ہم نے اُن کی تصدیق کی ہے۔ اِس

پر جہنم کی طرف ایک دروازہ اُس کے لیے کھولا جائے گا، جس سے وہ یہ منظر دیکھے گا کہ آگ آگ کو روند رہی ہے۔ اُس سے کہا جائے گا: اِسے دیکھ لو، خداے عزوجل نے جس سے تمھیں بچا لیا ہے۔ پھر اُس کے لیے ایک روزن جنت کی طرف کھولا جائے گا اور وہ اُس کی آب وتاب اور اُس کی نعمتیں دیکھے گا۔ اُس سے کہا جائے گا: یہ اِس میں تیرا ٹھکانا ہے اور یہ بھی کہ تو یقین پر تھا، اِسی پر تو دنیا سے رخصت ہوا اور اللہ نے چاہا تو اِسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ اِس کے برخلاف آدمی برا ہوا تو اُس کو جب قبر میں بٹھایا جائے گا تو وہ گھبرایا ہوا اور بدحواس ہوگا۔ پھر اُس سے پوچھا جائے گا: تم کس دین میں رہے؟ وہ کہے گا: میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر سوال کیا جائے گا: اِس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تمھارے درمیان موجود تھا؟ وہ کہے گا: اِس کے متعلق میں نے ایک بات لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، بس وہی میں نے بھی کہہ دی تھی۔ پھر اُس کے لیے ایک روزن جنت کی طرف کھولا جائے گا اور وہ اُس کی آب وتاب اور اُس کی نعمتیں دیکھے گا۔ اُسے کہا جائے گا: اُسے دیکھ لو جسے اللہ نے تجھ سے پھیر دیا ہے۔ پھر اُس کے لیے ایک روزن جہنم کی طرف کھولا جائے گا، جس سے وہ یہ منظر دیکھے گا کہ آگ آگ کو روند رہی ہے۔ اُس سے کہا جائے گا: یہ اِس میں تیرا ٹھکانا ہے۔ تو شک ہی میں رہا، اِسی پر دنیا سے رخصت ہوا اور اللہ نے چاہا تو اِسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ اِس کے بعد اُس کے لیے عذاب شروع ہو جائے گا[9]۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہ دوسرا واقعہ ہے جو ام المومنین سیدہ عائشہ کے ساتھ پیش آیا۔ اِس موقع پر مانگنے والی یہودی عورت نے ایک نئی بات یہ کی ہے کہ عذاب قبر کے ساتھ دجال کے فتنے کا ذکر بھی کر دیا۔ چنانچہ یہی چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوبارہ رجوع کرنے کا باعث بن گئی ہے۔

۲۔ اِس کی وضاحت ہم پیچھے روایت ۲ کے تحت کر چکے ہیں۔

۳۔ یہ غالباً اِس لیے فرمایا کہ دجال خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا۔

۴۔ مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان کے لیے اُس کا دجل اِس قدر واضح ہوگا کہ اُس کی پیشانی پر گویا کفر لکھا ہوا دیکھیں گے۔ 'يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ' کے الفاظ اِسی مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کافر نہیں پڑھ سکیں گے، مگر مومن پڑھ لیں گے۔ اِس طرح کے اسلوب میں پڑھنا سمجھ لینے کے معنی ہی میں ہو سکتا ہے۔

۵۔ یہ اِس لیے کہ اللہ کے رسول جن قوموں کی طرف مبعوث کیے جاتے ہیں، اُن پر اتمام حجت کے بعد اُن قوموں کے لیے جنت اور جہنم کا فیصلہ اُنھی رسولوں کے ماننے یا نہ ماننے کی بنا پر ہوتا ہے۔ قرآن اِس معاملے میں بالکل صریح ہے۔ چنانچہ فرعونیوں کی طرح اُن کا عذاب بھی دنیا سے شروع ہو جاتا اور برزخ میں بھی اِسی طرح جاری رہتا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ اِس کے بعد جب قیامت کا دن آئے گا تو اُنھیں جہنم کے بدترین عذاب میں داخل کر دیا جائے گا۔ اِس کے لیے سورۂ مومن (۴۰) کی آیات کا حوالہ ہم پیچھے نقل کر چکے ہیں۔

۶۔ یعنی اُسی برزخی قبر میں، جہاں لوگوں کی اصل شخصیتیں اُن کے مرنے کے بعد اُن کے اِس دنیوی جسم سے الگ کر کے اُس جسم کے ساتھ رکھی جاتی ہیں، جو اِس وقت تو غیر مرئی ہے، مگر قیامت کے دن ہر شخص کے لیے مرئی ہو جائے گا۔

۷۔ موت کے بعد اِس طرح کے سوالات کا ذکر قرآن میں بھی ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے: 'اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ط قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ط قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ط فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا'، ''جن لوگوں کی جان فرشتے اِس حال میں قبض کریں گے کہ (اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال کر) وہ اپنی جان پر ظلم کر رہے تھے، اُن سے وہ پوچھیں گے کہ یہ تم کس حال میں پڑے رہے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم تو اِس ملک میں بالکل بے بس تھے۔ فرشتے کہیں گے: کیا خدا کی زمین ایسی وسیع نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے۔ سو یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے'' (النساء ۴: ۹۷)۔

۸۔ اصل میں 'ھذا الرجل' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ اِس بات کا واضح قرینہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اُس موقع پر ممثل ہو کر اُن کے سامنے آ جائے گی۔ چنانچہ یہ سوال اِس لحاظ سے بالکل موزوں ہو گا کہ اپنے حین حیات وہ اِس سے پہلے آپ کو دیکھ چکے ہوں گے۔

۹۔ یعنی اُسی نوعیت کا عذاب جس کا ذکر سورۂ مومن (۴۰) کی آیات میں فرعونیوں کے حوالے سے ہوا ہے کہ دوزخ میں اُن کا ٹھکانا اُنھیں صبح و شام دکھایا جاتا ہے۔ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ یہ سب نیند کی سی حالت میں ہوتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن مسند احمد، رقم ۲۵۰۸۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اور ا

س کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند اسحاق، رقم ۱۱۷۰۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۴۸۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۶۷۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۲۹۔

سیدہ عائشہ کی اِس روایت کا ایک شاہد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے جو سنن ابن ماجہ، رقم ۴۲۶۸ میں دیکھ لیا جا سکتا ہے اور وہی اِس کا تنہا ماخذ ہے۔

بعض اضافوں کے ساتھ اِس کا دوسرا شاہد ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اِس طرح منقول ہے: 'عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جِنَازَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَإِذَا الْإِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَأَقْعَدَهُ، قَالَ: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ [وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ] وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: صَدَقْتَ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: هٰذَا كَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ آمَنْتَ [بِهِ فَإِنَّ اللهَ أَبْدَلَكَ بِهِ هٰذَا] فَهٰذَا مَنْزِلُكَ، فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيُرِيدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لَهُ: اسْكُنْ وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا أَوْ مُنَافِقًا يَقُولُ لَهُ: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ، وَلَا تَلَيْتَ، وَلَا اهْتَدَيْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْ آمَنْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ كَفَرْتَ بِهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبْدَلَكَ بِهِ هٰذَا، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ، ثُمَّ يَقْمَعُهُ [ذٰلِكَ الْمَلَكُ] قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ يَسْمَعُهَا خَلْقُ اللهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ» فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَحَدٌ يَقُومُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ إِلَّا هِيلَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾»'[ابراھیم ۱۴: ۲۷].

''ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں حاضر ہوا، اُس موقع پر آپ نے فرمایا: لوگو، اِس امت کی آزمایش قبروں میں بھی ہو گی۔ جب انسان کو دفن کر کے اُس کے ساتھی اُس سے رخصت ہو جاتے ہیں تو ایک فرشتہ، جس کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہوتا ہے، آ کر اُسے بٹھا دیتا ہے اور اُس سے پوچھتا ہے کہ تم اِس آدمی ــــــ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پھر اگر وہ مومن ہو تو جواب میں کہہ دیتا ہے کہ میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ

کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ یہ سن کر فرشتہ کہتا ہے کہ تم نے بالکل سچ کہا۔ پھر اُسے جہنم کا ایک دروازہ کھول کر دکھایا جاتا ہے اور فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ اگر تم اپنے رب کا انکار کرتے تو تمھارا ٹھکانا یہاں ہوتا، لیکن چونکہ تم اُس پر ایمان لائے تھے، اِس لیے اللہ تعالیٰ نے اِس کے بجاے تمھیں دوسرا ٹھکانا عطا کیا ہے اور وہ یہ ہے۔ یہ کہہ کر اُس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر وہ اٹھ کر جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے: ابھی اطمینان سے یہاں رہو۔ پھر اُس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ اور اگر وہ کافر یا منافق ہو تو فرشتہ جب اُس سے پوچھتا ہے کہ تم اِس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو تو وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا ضرور تھا، (بس میں بھی وہی کہہ دیتا تھا)۔ یہ سن کر فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ تم نے نہ خود سمجھا، نہ قرآن پڑھا اور نہ ہدایت پائی۔ پھر اُسے جنت کا ایک دروازہ کھول کر دکھایا جاتا ہے اور فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ اگر تم اپنے رب پر ایمان لائے ہوتے تو تمھارا ٹھکانا یہاں ہوتا، لیکن چونکہ تم کفر پر رہے، اِس لیے اللہ نے تمھارا ٹھکانا یہاں سے بدل کر دوسرا کر دیا ہے اور وہ یہ ہے۔ یہ کہہ کر اُس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہتھوڑے سے اُس پر اتنی زور سے ضرب لگاتا ہے کہ اُس کی (چیخوں کی) آواز جن و انس کے سوا اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں سے کسی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول، ایسا فرشتہ جس کے سامنے بھی ہاتھ میں ہتھوڑا لے کر کھڑا ہوگا، اُس پر گھبراہٹ تو لازماً طاری ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ''ایمان والوں کو اللہ محکم بات سے ثبات عطا فرمائے گا'' (ابراہیم ۱۴: ۲۷)۔

اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۱۰۰۰ سے لیا گیا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کے متابعات بشمول بین القوسین اضافوں کے اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۸۶۵۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۵۶۔ تفسیر طبری، رقم ۲۰۷۶۲۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۳۲۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com